

تعوذاتِ نبویؐ

زاد اقبالؐ

استعاذۃ کے لغوی معنی پناہ مانگنے اور کسی چیز کے سہارے سمٹ کر تکلیف سے محفوظ ہونے کے ہیں۔ عُوْذْتُ بِفُلَانٍ اور وَاسْتَعِذْتُ بِفُلَانٍ دونوں الفاظ پناہ حاصل کرنے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ دین میں تعوذ یا استعاذہ کا مطلب ہے کہ ہر شریر کے شر سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ لی جائے۔ بندۂ مؤمن کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر طرح کے ظاہری و باطنی خطرات و مصائب، آفات و بلیات اور مضرتوں اور نقصان رساں چیزوں سے فقط اس رب العزت کی ذات ہی پناہ دے سکتی ہے، جس کی فرماں روائی سے کائنات کا کوئی ذرہ تک باہر نہیں ہے، جو مسبب الاسباب بھی ہے اور فوق الفطرت طریقوں سے اپنے بندوں کو اپنی پناہ میں لینے اور ان کی مدد کرنے پر مکمل قدرت بھی رکھتا ہے۔ اس عقیدے کا لازمی جز یہ بھی ہے کہ اس کے سوا اور کوئی نہیں جو عالم اسباب سے ماوراء پناہ دینے اور مدد کرنے پر قادر ہو (یاد رہے کہ عالم اسباب میں بھی فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے)۔

قرآن سورۃ جن میں مشرکین کا یہ شرک بیان کرتا ہے کہ ”انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے“ (۶:۷۲)، جب کہ قرآن اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ وہ بھی پناہ کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کی بارگاہ سے رجوع فرماتے تھے۔ چنانچہ سورۃ ہود میں ہے کہ جب حضرت نوحؑ کو ایک بے جادعا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی

طرف سے تنبیہ فرمائی گئی تو انھوں نے فوراً عرض کیا: رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ط (۱۱:۴۷) ”پروردگار! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں“۔ اسی طرح جب حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا اور انھوں نے اسے آپ کا مذاق قرار دیا، تو آپ نے جواب میں فرمایا: أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ (البقرہ ۲:۶۷) ”میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں کی سی باتیں کروں“۔ اسی طرح جب فرعون نے بھرے دربار میں آپ کے قتل کا ارادہ ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا: إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَدَيْكُم مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ (المؤمن ۴۰:۲۷) ”میں نے تو ہر اس متکبر کے مقابلے میں جو یوم الحساب پر ایمان نہیں رکھتا، اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے لی ہے“ اور ایک دوسرے مقام پر ہے: فَلِإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَدَيْكُم أَنْ تَرْجُمُونِ ۝ (الدخان ۴۴:۲۰) ”اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لے چکا ہوں اس سے کہ تم مجھ پر حملہ آور ہو“۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد بار نبی کریم کو نہ صرف استعاذے کی تلقین فرمائی بلکہ آپ کو معوذتین جیسی عظیم سورتیں عطا فرمائیں جو کُل کی کُل استعاذے پر مشتمل ہیں اور مستقل طور پر آپ کے وظائف میں شامل رہی ہیں۔ ان قرآنی سورتوں کے علاوہ بھی آپ سے بہت سے تعوذات روایت ہوئے ہیں۔ چونکہ آپ جو امع الکلم تھے، چنانچہ آپ کی یہ خصوصیت آپ کی تعلیم کردہ الہامی دعاؤں اور تعوذات سے بھی پوری طرح نمایاں ہوتی ہے۔ آپ کے انھی جامع تعوذات کو متن اور سند کے اہتمام سے صحت کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

ان تعوذات میں اللہ تعالیٰ کے حضور اس عاجزی و بے کسی کا اظہار بھی ہے جو بندگی کا جوہر ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر وہ اعتماد و توکل بھی جھلکتا ہے جو بندہ مومن کو دنیا کے ہر خوف سے آزاد کر دیتا ہے۔ یہ تعوذات معبود اور عبد کے رشتے کو زندہ بھی کرتے ہیں اور اسے ثبات و استحکام بھی دیتے ہیں۔ یہ ایمان و تقویٰ، اخلاص و للہیت اور سوز و گداز کے حصول اور ان میں مسلسل بڑھوتری کا سرچشمہ بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قربت، رضا اور خوشنودی کا ذریعہ بھی۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر کاربند ہر بندہ مومن کے لیے یقین اور شعور کے ساتھ ان پر مداومت نہ صرف دفع

مصائب و آلام، رفع خطرات و مشکلات اور ازالہ حزن و ملال کے لیے کارگر ہوگی بلکہ سکونِ قلب، تہذیبِ نفس اور تطہیرِ فکر و عمل کے لیے بھی نسخہ کیسیا ثابت ہوگی۔

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَتَّبِعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا (مسلم: ۶۹۰۶) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسے دل سے جس میں خشیت نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، اور ایسی دعا سے جس کی پذیرائی نہ ہو۔

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ ، وَمِنْ لَیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِی دَارِ الْمَقَامَةِ (المعجم الکبیر: ۱۲۲۲۷) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے دن سے، اور بُری رات سے، اور بُرے وقت سے، اور بُرے ساتھی سے، اور مُستقل جاے قیام کے برے پڑوس سے۔

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ یُّخْزِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ صَاحِبٍ یُّؤْیِسُنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ اَمَلٍ یُّلْهِنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ فَقْرٍ یُّنْسِیْنِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ غِنًی یُّطْغِیْنِیْ (ابن السنی: ۱۲۱) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس عمل سے جو مجھے رسوا کرے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسے ساتھی سے جو مجھے تکلیف دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی امید سے جو مجھے غافل کر دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی احتیاج سے جو مجھے نسیان میں ڈال دے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں ہر ایسی دولت سے جو مجھے سرکش بنا دے۔

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ (ترمذی: ۳۵۹۱) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق سے اور (بُرے) اعمال سے اور (بُری) خواہشات سے۔

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَخِیْطِیْ (ابوداؤد: ۱۵۵۱) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی سماعت کی برائی سے، اور اپنی بصارت کی برائی سے، اور اپنی زبان

کی برائی سے، اور اپنے دل کی برائی سے، اور نفسانی خواہشات کے شر سے۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَ اَذْرِكِ الشَّقَاۗءَ وَ سُوءَ الْقَضَاۗءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاۗءِ (بخاری: ۶۶۱۶) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (ہر) مصیبت کی سختی سے، اور بد بختی کے گھیر لینے سے، اور بُری تقدیر سے، اور دشمنوں کے (ہم پر) ہنسنے سے۔

روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کی ترغیب فرمائی۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَاۗءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِكَ (ابوداؤد: ۱۵۴۵) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں تیری عطا کردہ کسی نعمت کے چھن جانے سے، اور تیری دی ہوئی عافیت کے پلٹ جانے سے، اور تیری ناگہانی پکڑ سے، اور تیری تمام تر ناراضیوں سے۔

بعض نسخوں میں 'تحویل' کے بجائے 'تحول' ہے، دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ (مسلم: ۶۸۹۵) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کیے ہر عمل کے شر سے اور ہر اس عمل کے شر سے بھی جسے میں نے نہیں کیا۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ (تحفہ: ۵۹۰) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جنہیں میں جانتا ہوں اور ان چیزوں کی برائی سے بھی جنہیں میں نہیں جانتا۔

• اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْۤا نَعْلَمُ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ (احمد: ۴/۴۰۳، ۱۹۶۰۶، ابی شیبہ: ۳۰۱۶۳) یا اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ جاننے بوجھنے کسی کو تیرے ساتھ شریک کریں، اور ہم تجھ سے (اپنے کیے) ہر اس شرک کی بھی مغفرت طلب کرتے ہیں جس کا ہمیں ادراک نہیں ہے۔

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وُعْنَاءِ السَّفَرِ وَ كَاۡبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوءِ الْمُنْظَرِ فِی الْاٰہِلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

(نسائی: ۵۳۹۹) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی سختیوں سے، اور (سفر سے ناکام) واپسی کی اذیت سے، اور ترقی کے بعد تنزل سے، اور مظلوم کی (بد) دعا سے اور (سفر سے واپسی پر) خاندان، اور مال و اولاد میں کسی تکلیف دہ منظر کے دیکھنے سے۔

روایت کے مطابق آپ جب سفر اختیار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اپنی ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب نبی کریم سفر سے واپس تشریف لاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے۔ (ابن ماجہ: ۳۸۸۸)

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خِلَلٍ مَّا كِرَ عَيْنَاہُ تَرَاوِیْیَ وَقَلْبُہُ یُرْعَانِیْ اِنْ رَّآیَ حَسَنَةً دَفَنَهَا وَاِنْ رَّآیَ سَیِّئَةً اَذَا عَهَا (کنز: ۳۶۶۳) یا اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے مکار دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھتی ہوں اور جس کا دل میری نگرانی کرتا ہو، اگر وہ (مجھ میں) کوئی اچھائی دیکھے تو اسے چھپالے اور اگر (مجھ میں) کوئی برائی دیکھے تو اس کی تشہیر کرتا پھرے۔

● اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَ اِسْمِكَ الْعَظِیْمِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ (کنز: ۳۶۸۲) یا اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور عظمت والے نام کی پناہ چاہتا ہوں کفر اور فقر وفاقہ سے۔

● اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاةِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَلْتَمِیْتُ عَلٰی نَفْسِكَ (مسلم: ۱۰۹۰، ابوداؤد: ۸۷۹) یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضا کی تیرے غصے سے اور تیری بخشش کی تیرے عذاب سے، اور میں تجھ سے تیری ہی ذات کی ناراضی کی پناہ چاہتا ہوں، میں تیری تعریف ادا کرنے سے قاصر ہوں بس تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف میں بیان فرمایا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ کو ان کے بستر پر نہ پایا تو میں نے انھیں ٹٹولا تو میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑے، آپ سجدے میں تھے اور آپ کے پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ کلمات پڑھ رہے تھے۔ (ایضاً)

• اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْثِیْفُ الْمَغْرَمِ وَالْمَاثِمِ اَللّٰهُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ (ابوداؤد: ۵۰۵۲) یا اللہ! میں تیرے کریم چہرے اور تیرے مکمل تاثیر والے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تیرے دست قدرت میں ہے۔ یا اللہ! تو ہی (اپنے بندوں کے) بوجھ اور گناہ دور کرنے والا ہے۔ یا اللہ! تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھاتا اور تیرا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا اور کسی بھی صاحب ثروت کو اس کی دولت تیری پکڑ سے نہیں بچا سکتی، تو سب عیوب سے پاک ہے اور تیرے ہی لیے ساری حمد و ثنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ سوتے وقت یہ کلمات پڑھا

کرتے تھے۔ (ایضاً)

• اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلْنَا مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَاذُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی: ۳۵۲۱) یا اللہ! ہم تجھ سے اس تمام خیر و بھلائی کا سوال کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے نبی محمدؐ نے مانگی ہے، اور ہم ان تمام چیزوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ چاہی ہے، اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد و طلب کی جائے، اور تیری ہی عطا پر موقوف ہے مرادوں کا پورا ہونا، اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنا ممکن ہے اور نہ کسی نیکی کا حصول۔

آئیے آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور نبی کریمؐ پر درود و سلام پیش کرتے ہیں:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ (الصفۃ: ۳۷-۱۸۰) پاک ہے تیرا معزز اور برتر رب ان تمام عیوب سے جنہیں لوگ اس کے ساتھ متصف کرتے ہیں۔ اور سلامتی ہو تمام رسولوں پر اور تمام شکر و ثنا سب جہانوں کے پروردگار اللہ ہی کے لیے ہے۔